خُطْبَاتُ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

خطبات حجة الوداع

9 ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے بعد رسول اکرم e اپنی اونٹنی ”قصواء“ پر سوار ہو کر وادی عرنہ کے آخری حصے تک تشریف لائے (جہاں اب مسجد نمرہ ہے) اور اونٹنی پر بیٹھے بیٹھے درج ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ ص فِیْ حَدِیْثِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ فَخَطَبَ النَّاسَ وَ قَالَ ((اِنَّ دِمَاءَ کُمْ وَاَمْوَالَکُمْ حَرَامٌ عَلَیْکُمْ کَحُرْمَةِ یَوْمِکُمْ ھٰذَا فِیْ شَہْرِکُمْ ھٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ھٰذَا اَلاَ کُلُّ شَیْءٍ مِنْ اَمْرِ الْجَاہِلِیَّةِ تَحْتَ قَدَمَیَّ مَوْضَوْعٌ وَدِمَاءُ الْجَاہِلِیَّةِ مَوْضُوْعَةٌ وَاِنَّ اَوَّلَ دَمٍ اَضَعُ مِنْ دِمَاءِ نَا دَمُ ابْنِ رَبِیْعَةَ بْنِ الْحَارِثِ کَانَ مُسْتَرْضِعًا فِیْ بَنِیْ سَعْدٍ فَقَتَلَتْہُ ہُذَیْلٌ وَرِبَا الْجَاہِلِیَّةِ مَوْضُوْعٌ وَّاَوَّلُ رِبًا اَضَعُ رِبَانَا رَبَا عَبَاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَاِنَّہُ مَوْضُوْعٌ کُلُّہُ فَاتَّقُوْا اللّٰہَ فِی النِّسَاءِ فَاِنَّکُمْ اَخَذْتُمُوْہُنَّ بِاَمَانِ اللّٰہِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَہُنَّ بِکَلِمَةِ اللّٰہِ وَ لَکُمْ عَلَیْہِنَّ اَنْ لاَّ یُوَطِّئَنَّ فُرُشَکُمْ اَحَدًا تَکْرَہُوْنَہُ فَاِنْ فَعَلنَ ذٰلِکَ فَاضْرِبُوْہُنَّ ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ وَلَہُنَّ عَلَیْکُم رِزْقُہُنَّ وَکِسْوَتُہُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَقَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ مَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَہُ اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ کِتَابُ اللّٰہِ وَاَنْتُمَ تُسْاَلُوْنَ عَنِّی فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُوْنَ؟)) قَالُوْا نَشْہُدُ اَنَّکَ قَدْ بَلَّغْتَ وَاَدَّیْتَ وَنَصَحْتَ فَقَالَ بِاِصْبَعِہِ السَّبَابَةِ یَرْفَعُہَا اِلَی السَّمَاءِ وَیَنْکُتُہَا اِلَی النَّاسِ ((اَللّٰہُمَّ اشْہَدْ اَللّٰہُمَّ اشْہَدْ))ثَلاَثَ مَرَّاتٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

حضرت جابر بن عبداللہ t سے حجة الوداع کی حدیث میں روایت ہے کہ آپ e نے (عرفات میں) خطبہ ارشاد فرمایا”مسلمانو! تمہارے خون اور مال ایک دوسرے کے لئے اسی طرح حرمت والے ہیں‘ جس طرح آج کا یہ دن حرمت والا ہے‘ اس (حرمت والے) مہینے میں اور تمہارے اس (حرمت والے) شہر میں۔ خبردار! زمانہ جاہلیت کی ہر چیز میرے قدموں کے نیچے رکھ دی گئی ہے (یعنی ختم کر دی گئی ہے) اور زمانہ جاہلیت کے خون بھی ختم کر دئیے گئے ہیں اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون معاف کرتا ہوں یہ ابن ربیعہ بن حارث کا خون ہے جو بنو سعد میں دودھ پیتا تھا اور اسے ہذیل نے قتل کر ڈالا۔ زمانہ جاہلیت کے سود بھی ختم کر دئیے گئے اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا سود معاف کرتا ہوں جو کہ عباس بن عبدالمطلب کا سود ہے۔ وہ سارے کا سارا معاف کر دیا گیا ہے۔ عورتوں کے t حقوق (کے بارے میں) اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ تم لوگوں نے انہیں اللہ کی ضمانت پر حاصل کیا ہے اور ان کا ستر تمہارے لئے اللہ کے حکم سے جائز ہوا ہے اور سنو! مردوں کا حق اپنی عورتوں پر یہ ہے کہ وہ (یعنی عورتیں) تمہارے بستر پر (یعنی تمہارے گھر میں) کسی ایسے آدمی کو نہ آنے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو اگر عورتیں ایسا کریں تو انہیں ایسا مارو جس سے انہیں سخت چوٹ نہ لگے اور ہاں! عورتوں کا حق مردوں پر یہ ہے کہ اپنی حیثیت کے مطابق انہیں روٹی کپڑا مہیا کریں۔ (خبردار!) میں تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر اسے مضبوطی سے تھامو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے اور وہ ہے اللہ کی کتاب! (قیامت کے دن) تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا‘ تم لوگ کیا جواب دو گے؟“ صحابہ کرام نے عرض کیا ”ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ y نے (اللہ کا) پیغام پہنچا دیا‘ (e) حق رسالت ادا کیا اور (اپنی امت کی) خیر خواہی کی۔“ پھر آپ e نے اپنی انگشت شہادت آسمان کی طرف اٹھائی اور لوگوں کی طرف جھکاتے ہوئے تین مرتبہ ارشاد فرمایا ”اے اللہ گواہ رہنا!“ اے اللہ گواہ رہنا!“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

میدان عرفات میں ہی ارشاد فرمایا۔ رسول اللہ e نے درج ذیل خطبہ بھی

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ ص قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا وُہُوَ عَلٰی نَاقَتِہِ الْمُخَضَرْمَةِ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ ((اَتَدْرُوْنَ اَیُّ یَوْمٍ ھٰذَا ؟ وَاَیُّ شَہْرٍ ھٰذَا ؟وَاَیُّ بَلَدٍ ھٰذَا ؟قَالُوْا : ھٰذَا بَلَدٌ حَرَامٌ وَّشَہْرٌ حَرَامٌ وَّیَوْمٌ حَرَامٌ قَالَ :اَلاَ وَاِنَّ اَمْوَالَکُمْ وَدِمَائَکُمْ

عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ شَہْرِكُمْ ہٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ ہٰذَا فِيْ يَوْمِكُمْ ہٰذَا اَلاَ وَاِنِّی فَرَطُكُمْ عَلَی الْحَوْضِ وَاُكَاثِرُ بِكُمُ الْاُمَمَ
فَلاَ تُسَوِّدُوْا وَجْہِیْ اِلاَّ وَاِنِّی مُسْتَنْقِذٌ اُنَاسًا وَمُسْتَنْقِذٌ مِنِّی اُنَاسٌ فَاَقُوْلُ يَارَبِّ اُصَيْحَابِیْ ؟ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لاَ تَدْرِیْ
مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ))رَوَاہُ اِبْنِ مَاجَۃَ (صحیح)

حضرت عبداللہ بن مسعود t کہتے ہیں کہ رسول اللہ e عرفات میں اپنی کان کٹی) اونٹنی پر سوار تھے
اور ارشاد فرمایا "لوگو! کیا تم جانتے ہو یہ کون سا دن ہے؟ یہ کون سا مہینہ ہے؟ یہ کون سا شہر
ہے؟" صحابہ کرام y نے عرض کیا "یہ حرمت والا دن ہے اور حرمت والا مہینہ ہے' حرمت والا شہر ہے"
تب آپ e نے ارشاد فرمایا "خبردار! تمہارے مال اور تمہارے خون ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں
جس طرح اس مہینے کی حرمت اس (حرمت والے) شہر میں اور اس (حرمت والے) دن میں ہے
خبردار! میں حوض کوثر پر تمہارا استقبال کروں گا اور دوسری امتوں کے مقابلے میں تمہاری کثرت پر
فخر کروں گا لہٰذا مجھے رسوا نہ کرنا اور سنو! بعض لوگوں کو میں (سفارش کر کے) جہنم سے بچاؤں گا
جبکہ بعض دوسرے لوگ مجھ سے چھین لئے جائیں گے۔ میں عرض کروں گا یا رب! یہ تو میرے ساتھی
ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائیں گے "اے نبی! تو نہیں جانتا تیرے بعد انہوں نے (دین میں) کون کون سی
نئی چیزیں ایجاد کر لیں (یعنی بدعات شروع کر دیں)" ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

رسول اکرم e نے منیٰ میں جمرات کے درمیان کھڑے ہو کر درج ذیل خطبہ قربانی کے دن (10ذی الحجہ)
ارشاد فرمایا۔

عَنْ سَلَيْمَانِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْہِ t قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ e يَقُوْلُ فِی حَجَّةِ الْوَدَاعِ ((يَااَيُّہَا النَّاسُ
اَلاَ اَیُّ يَوْمٍ اَحْرَمُ ؟)) ثَلاَثَ مَرَّاتٍ قَالُوْا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ : ((فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ
حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ ہٰذَا فِيْ شَہْرِكُمْ ہٰذَا فِيْ بِلَدِكُمْ ہٰذَا اَلاَ لاَ يَجْنِیْ جَانٍ اِلاَّ عَلٰی نَفْسِہٖ وَلاَ يَجْنِیْ وَالِدٌ عَلٰی
وَلَدِہٖ وَلاَ مَوْلُوْدٌ عَلٰی وَالِدِہٖ اَلاَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ بِلَدِكُمْ ہٰذَا اَبَدًا وَلٰكِنَ سَيَكُوْنُ لَہٗ
طَاعَةُ فِيْ بَعْضِ مَا تَحْتَقِرُوْنَ مِن اَعْمَالِكُمْ فَيَرْضٰی بِہَا اَلاَ وَكُلُّ دَمٍ مِنْ دِمَاءِ الْجَاہِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ وَاَوَّلُ مَا اَضَعُ مِنْہَا
دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضِعًا فِیْ بَنِی لَيْثٍ فَقَتَلَتْہُ ہُذَيْلٌ (اَلاَ وَاِنَّ كُلَّ رِبًا مِنْ رِبَا الْجَاہِلِيَّةِ
مَوْضُوْعٌ، لَكُمْ رَوٗوْسُ اَمْوَالِكُمْ لاَ تَظْلِمُوْنَ وَلاَ تُظْلَمُوْنَ اَلاَ يَا اُمَّتَاہُ ہَلْ بَلَّغْتُ ؟)) ثَلاَثَ مَرَّاتٍ قَالُوْا نَعَمْ
قَالَ : ((اَللّٰہُمَّ اَشْہَدْ)) ثَلاَثَ مَرَّاتٍ رَوَاہُ اِبْنِ مَاجَۃَ
(صحیح)

حضرت سلیمان بن عمرو بن احوص y اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم e کو حجۃ
الوداع میں خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے آپ e نے فرمایا " (اے لوگو! کون سا دن سب سے زیادہ
حرمت والا ہے؟" آپ e نے یہ بات تین بار ارشاد فرمائی۔ صحابہ کرام y نے عرض کیا "حج اکبر (قربانی)
کا دن ہے" پھر آپ e نے ارشاد فرمایا "تمہارے خون' تمہارے مال اور تمہاری عزتیں اسی طرح ایک دوسرے
پر حرام ہیں جس طرح اس شہر مکہ میں' اس (حج کے)مہینے میں' آج (قربانی کے دن) تمہارے خون'
مال عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ خبردار! جو قصور کرے گا اس کا وبال اسی پر ہو گا' باپ کے
قصور کا بیٹے سے اور بیٹے کے قصور کا باپ سے بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ خبردار! شیطان اس بات سے تو
مایوس ہو چکا ہے کہ اس شہر (مکہ) میں کبھی اس (شیطان) کی عبادت کی جائے گی لہٰذا اب وہ
اسی بات پر راضی ہے کہ(شرک کے علاوہ)دوسرے اعمال، جنہیں تم معمولی سمجھتے ہو ، ان میں
اس کی پیروی کی جائے سنو! زمانہ جاہلیت کے تمام خون معاف کئے جاتے ہیں اور سب سے پہلے میں
اپنی (چچا حارث بن عبدالمطلب) کا خون معاف کرتا ہوں (جنہیں ہذیل نے اس وقت قتل کردیا تھا جب
وہ بنولیث میں دودھ پیتے تھے) اور سنو! زمانہ جاہلیت کے تمام سود معاف کئے جاتے ہیں ہاں! البتہ
اصل زر کے تم حق دار ہو تا کہ نہ تم کسی پر ظلم کرو اور نہ کوئی تم پر ظلم کرے۔ خبردار! اے میری
امت کے لوگو! کیا میں نے تمہیں (اللہ کا) پیغام پہنچا نہیں دیا؟" آپ e نے تین مرتبہ یہ سوال کیا۔ صحابہ
کرام y نے عرض کیا "ہاں! یا رسول اللہ e آپ (آپ نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا)" آپ e نے ارشاد فرمایا "اے
اللہ! گواہ رہنا" یہ الفاظ آپ e نے تین مرتبہ ارشاد فرمائے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

قربانی کے روز رسول اللہ e نے درج ذیل خطبہ بھی ارشاد فرمایا ۔

عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃٍ ص قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ ا یَوْمُ النَّحْرِ قَالَ :((اِنَّ الزَّمَانَ قَدِاسْتَدَارَ کَہَیْئَۃِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ السَّنَۃُ اِثْنَا عَشَرَ شَہْرًا مِنْہَا اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ثَلاَثَ مَتَوالِیَاتٌ ،ذُوْالْقَعْدَۃِ وَذُوالْحَجَّۃِ وَالْمُحَرَّمِ وَرَجَبُ مُضَرَ الَّذِیْ بَیْنَ جُمَادٰی وَشَعْبَانَ)) وَقَالَ :((اَیُّ شَہْرٍ ہٰذَا؟)) قُلْنَا :اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَّنَا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اِسْمِہٖ فَقَالَ ((اَلَیْسَ ذَا الْحَجَّۃِ ؟))قُلْنَا بَلٰی قَالَ ((اَیُّ بَلَدٍ ہٰذَا ؟))قُلْنَا :اَللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ فَسَکَتَ حَتّٰی ظَنَّنَا اَنَّہٗ سَیُسَمِّیْہِ بِغَیْرِ اِسْمِہٖ فَقَالَ : ((اَلَیْسَ یَوْمُ النَّحْرِ ؟))قُلْنَا بَلٰی قَالَ ((فَاِنَّ دِمَاءَ کُمْ وَاَمْوَالَکُمْ وَاَعْرَاضَکُمْ بَیْنَکُمْ حَرَامٌ کَحُرْمَۃِ یَوْمِکُمْ ہٰذَافِیْ بَلَدِکُمْ ہٰذَا، فِیْ شَہْرِکُمْ ہٰذَاوَسَتَلَقَّوْنَ رَبَّکُمْ فَیَسْاَلَکُمْ عَنْ اَعْمَالِکُمْ اَلاَ فَلاَ تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ ضَلاَلاً یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابِ بَعْضٍ اَلاَ ہَلْ بَلَّغْتُ ؟))قَالُوْ :نَعَمْ !قَالَ ((اَللّٰہُمَّ اَشْہَدْ ، فَلْیُبَلِّغِ الشَّاہِدَ الْغَائِبَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی مِنْ سَامِعٍ مُتَفَقٌّ عَلَیْہِ

حضرت ابو بکرt سے روایت ہے کہ قربانی کے روز نبی اکرم e نے ہمیں خطبہ دیا جس میں ارشاد فرمایا (لوگو! زمانہ پھر پھرا کر اسی حالت پر آگیا ہے جس حالت پر اس روز تھا جس روز اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا فرمایا‘ ایک سال‘ بارہ مہینوں پر مشتمل ہے ان میں سے چار مہینے حرمت والے ہیں تین مسلسل (یعنی) ذوالقعدہ‘ ذوالحجہ‘ محرم اور ایک (قبیلہ) مضر کا رجب‘ جو کہ (جمادی الثانی) اور شعبان کے درمیان پڑتا ہے۔اس کے بعد آپ نے پوچھا ”یہ کون سا مہینہ ہے؟“ ہم نے عرض کیا ”اللہ اور اس کا رسول e بہتر جانتے ہیں۔“ تب آپ e نے سکوت فرمایا حتی کہ ہم نے سوچا شاید آپ e اس مہینہ کا نام ذوالحجہ کے علاوہ کوئی دوسرا بتائیں گے لیکن آپ e نے فرمایا ”کیا ذی الحجہ نہیں ہے؟“ ہم نے عرض کیا ”کیوں نہیں۔“ آپ e نے پھر پوچھا ”یہ کون سا شہر ہے؟“ ہم نے عرض کیا ”اللہ اور اس کا رسول e بہتر جانتے ہیں۔“ آپ e نے سکوت فرمایا حتی کہ ہم نے سوچا شاید آپ e اس شہر کا نام مکہ کے علاوہ کچھ اوربتائیں گے لیکن آپ e نے فرمایا ”کیا یہ شہر مکہ نہیں ہے؟“ ہم نے عرض کیا ”کیوں نہیں!“ آپ e نے پھر پوچھا” یہ کون سا دن ہے؟“ہم نے عرض کیا ”اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔“ آپ e خاموش ہوگئے حتی کہ ہم نے سوچا شاید آپ e اس دن کا نام”یَوْمُ النَّحْرِ“کی بجائے کچھ اور بتائیں گے۔ تب آپ e نے فرمایا ”کیا یہ یوم نحر نہیں ہے؟“ ہم نے عرض کیا ”کیوں نہیں!“ پھر آپ e نے ارشاد فرمایا ”لوگو! تمہارے خون‘ تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح اس حرمت والے مہینے میں اور اس حرمت والے شہر میں‘ اس حرمت والے دن میں‘ تمہارے خون‘ تمہارے مال اور عزتیں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ (یاد رکھو!) عنقریب تم لوگ اپنے رب سے ملاقات کرنے والے ہو اور وہ تم سے تمہارے اعمال کا حساب لے گا۔ خبردار! میری وفات کے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگ جاؤ۔ لوگو! بتاؤ‘ کیا میں نے (تمہیں اللہ کا پیغام) پہنچا دیا (یا نہیں) صحابہ کرام y نے عرض کیا ”ہاں! پہنچا دیا۔“ آپ e نے (آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر) فرمایا ”اے اللہ! گواہ رہنا۔“ پھر فرمایا ”جو لوگ یہاں موجود ہیں وہ غیر موجود لوگوں تک (دین کا پیغام) پہنچائیں۔ بعض اوقات پہنچائے گئے لوگ سننے والوں کی نسبت بات کو زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔“ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت : زمانہ پھر پھرا کر اسی حالت پر آگیا ہے جس حالت پر اس روز تھا جس روز اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا“جس کا پس منظر یہ ہے کہ قریش مکہ جب حرام مہینوں میں لڑنا چاہتے تو ان کے نام بدل دیتے اور جنگ و جدال کے بعدآنے والے مہینوں کے نام اپنی طرف سے حرام مہینے رکھ لیتے۔ اس طرح کفار مکہ نے مہینوں کو غلط ملط کر رکھا تھا لیکن جس سال آپ نے حج ادا فرمایا اس سال اللہ تعالیٰ کے حساب کے مطابق اور قریش مکہ کے حساب سے بھی وہ ذو الحجہ کا ہی مہینہ بنتا تھا۔ مذکورہ بالا الفاظ میں رسول اللہ نے اسی بات کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔مضر ایک قبیلہ کا نام تھا جو رجب کے مہینے کو بہت اچھا سمجھتا تھا اس لئے رسول اللہ e نے رجب کو اس قبیلہ کے نام سے منسوب فرمایا۔

12 ذی الحجہ کو منیٰ میں رسول اکرم e نے درج ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

عَنْ اَبِیْ نَضْرَۃَ ص حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ خَطْبَۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ا وَسْطَ اَیَّامُ التَّشْرِیْقِ فَقَالَ ((یَااَیُّہَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ وَاِنَّ اَبَاکُمْ وَاحِدٌ اَلاَ لاَ فَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی عَجَمِیٍّ وَلاَ لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ وَلاَ لِاَحْمَرَ عَلٰی اَسْوَدَ وَلاَ اَسْوَدَ عَلٰی اَحْمَرَ اِلاَّ التَّقْوٰی ، اَبَلَّغْتُ ؟)) قَالُوْا بَلَّغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا ثُمَّ قَالَ :((اَیُّ یَوْمٍ ہٰذَا ؟))قَالُوْا یَوْمٌ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ ((اَیُّ شَہْرٍ ہٰذَا؟)) قَالُوْا شَہْرٌ حَرَامٌ ،ثُمَّ قَالَ ((اَیُّ بَلَدٍ ہٰذَا ؟))قَالُوْا بَلَدٌ حَرَامٌ ،قَالَ ((فَاِنَّ اللّٰہَ قَدْ حَرَّمَ بَیْنَکُمْ ہٰذَا فِیْ شَہْرِکُمْ ہٰذَا فِیْ بَلَدِکُمْ ہٰذَا أَ بَلَّغْتَ ؟)) قَالُوْا بَلَّغَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا قَالَ ((لِیُبَلِّغِ الشَّاہِدُ الْغَائِبِ))رَوَاہُ اَحْمَدُ (صحیح)

حضرت ابو نضرہtسے روایت ہے کہ جس شخص نے ایام تشریق کے وسط (یعنی 12ذی الحجہ) کو رسول اللہeکا خطبہ سنا، اس نے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہeنے حجۃ الوداع کا خطبہ سناتے ہوئے ارشاد فرمایا ”لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ بھی ایک ہے، سنو کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں‘ نہ ہی کسی سرخ رنگ والے کو سیاہ رنگ والے پر اور نہ کسی سیاہ رنگ والے کو سرخ رنگ پر فضیلت حاصل ہے‘ مگر تقویٰ کی بنیاد پر (لوگو!) کیا میں نے تمہیں اللہ کا پیغام پہنچا دیا ہے؟“ صحابہ کرام yنے عرض کیا ”ہاں یا رسول اللہe آپ نے پہنچا دیا ہے۔“ پھر آپeنے دریافت فرمایا ”یہ کون سا دن ہے؟“ صحابہ کرام yنے عرض کیا ”یہ حرمت والا دن ہے۔“ پھر آپeنے دریافت فرمایا”یہ کون سا مہینہ ہے؟“ صحابہ کرام yنے عرض کیا ”یہ حرمت والا مہینہ ہے۔“ پھر آپeنے دریافت فرمایا ” یہ کون سا شہر ہے؟“ صحابہ کرام yنے عرض کیا ”یہ حرمت والا شہر (مکہ) ہے۔“پھر آپ e نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے تمہارے خون اور مال ایک دوسرے پر حرام قرار دئیے ہیں، جس طرح تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے میں تمہارے اس دن کو حرمت والا قرار دیا ہے۔ کیا میں نے اللہ کا پیغام پہنچا دیا؟صحابہ کرام yنے عرض کیا ”اللہ کے رسولeآپ نے پیغام پہنچا دیا۔“ تب آپ e نے ارشاد فرمایا ”یہاں موجود لوگوں کو غیر موجود لوگوں تک دین کا پیغام پہنچانا چاہئے۔“ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

رسول اکرم eنے منیٰ میں مقام خیف پر (جہاں آج کل مسجد خیف ہے) درج ذیل خطبہ ارشاد فرمایا۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَیْرِ بِنْ مُطْعَمٍ ص عَنْ اَبِیْہِ قَالَ : قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ا بَالْخَیْفِ مِنْ مِنًی فَقَالَ ((نَضَّرَ اللّٰہُ اِمْرَاءً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَبَلَّغَہَا فَرُبَّ حَامِلِ فِقْہٍ غَیْرُ فَقِیْہٍ وَرَبُّ حَامِلِ فِقْہٍ اِلٰی مَنْ ہُوَاَفْقَہُ مِنْہُ ثَلاَثٌ لاَ یَغُلُّ عَلَیْہِنَّ قَلْبُ مُؤْمِنٍ اِخْلاَصُ الْعَمَلِ لِلّٰہِ وَالنَّصِیْحَۃُ لِوُلاَۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَلُزُوْمُ جَمَاعَتِہِمْ فَاِنَّ دَعَوْتُہُمْ تُحِیْطُ مِنْ وَرَائِہِمْ.رَوَاہُ ابْنِ مَاجَۃَ (حسن)

حضرت محمد بن جبیر بن مطعم tاپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ eمنیٰ میں مسجد خیف کے مقام پر خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا ”اللہ اس شخص کو خوش و خرم رکھے جس نے مجھ سے بات سنی اور دوسروں تک پہنچائی۔ بعض اوقات فقہ کی باتیں پہنچانے والے خود فقیہ نہیں ہوتے اور بعض لوگ جو بات سن کر دوسروں تک پہنچاتے ہیں وہ (یعنی پہنچائے گئے) ان سے (یعنی پہنچانے والوں سے) زیادہ فقیہ ہوتے ہیں۔ تین باتیں ایسی ہیں جن میں مومن کا دل خیانت نہیں کرتا1خالص اللہ کے لئے عمل کرنا 2مسلمان حاکموں کی بھلائی چاہنا 3مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ ملے رہنا کیونکہ جماعت کے ساتھ رہنے والے کو (جماعت کے) لوگوں کی دعائیں گھیرے رہتی ہیں۔“ اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع کے بعض دیگر ارشادات درج ذیل ہیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ا خَطَبَ النَّاسَ فِیْ حِجَّۃِ الْوَدَاعِ فَقَالَ ((قَدْ یَئِسَ الشَّیْطَانُ بِاَنْ یُّعْبَدَ بِاَرْضِکُمْ وَلٰکِنَّہُ رِضٰی اَنْ یُّطَاعَ فِیْمَا سِوٰی ذٰلِکَ مِمَّا تُحَاقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِکُمْ فَاحْذَرُوْا یَااَیُّہَا النَّاسُ اِنِّی ◆قَدْ تَّرَکْتُ فِیْکُمْ مَّا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِہٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا کِتَابُ اللّٰہِ وَسُنَّۃِ نَبِیِّہٖ ◆اِنَّ کُلُّ مُسْلِمِ اَخُ الْمُسْلِمِ (ا) ◆اَلْمُسْلِمُوْنَ اِخَوْۃٌ وَلاَ یَحِلُّ لِاِمْرِیءٍ مِنْ مَالِ اَخِیْہِ وَاِلاَّ مَا اَعْطَاً عَنْ طِیْبِ نَفْسٍ وَلاَ تَظْلِمُوْا وَلاَ تَرْجِعُوْا مِنْ بَعْدِیْ کُفَّارًا یَّضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ)) رَوَاہُ الْحَاکِمُ (حسن)

نے حجة الوداع کے روز لوگوں کو خطاب کیا eسے روایت ہے کہ نبی اکرم w حضرت عبداللہ بن عباس
اور فرمایا ”شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ تمہاری اس سر زمین پر کبھی اس کی بندگی
کی جائے گی لہٰذا اب وہ اسی بات پر راضی ہے کہ (شرک کے علاوہ) دوسرے اعمال جنہیں تم معمولی
سمجھتے ہو‘ ان میں اس کی پیروی کی جائے‘ لہٰذا شیطان سے خبردار ہوہ بے شک میں تمہارےدرمیان
ایسی چیز چھوڑے جا رہا ہوں جسے اگر مضبوطی سے پکڑو گے‘ تو کبھی گمراہ نہین ہو گے۔ وہ ہے
کی سنتہ (سنو!) بے شک ہر مسلمان‘ دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ e اللہ کی کتاب اور اس کے نبی
(اس طرح) سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور کسی آدمی کے لئے اپنے بھائی کے مال سے
کوئی چیز لینا جائزنہیں‘ ہاں اگر وہ آدمی خود اپنی خوشی سے دے۔ آپس میں ایک دوسرے پر ظلم نہ
کرو اور میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے لگو“ اسے حاکم نے روایت کیا ہے۔

ooo